بدستور ایام پیش بجا و مقام خود بوده بجمعیت خاطر بدعاء بقاء دولت ابد مدت ازلی بنیاد قیام نمایند۔ درین باب تاکید دانند۔ بتاریخ ۱۵/ شہر جمادی الثانیہ ۱۰۶۹ھ نوشتہ شد[1]

مندرجہ بالا فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب نے ہندوؤں کے ساتھ تعصب کا برتاؤ نہیں کیا تھا۔ اس طرح کی اور بھی مثالیں ملتی ہیں۔ مگر متعصب مورخوں نے اورنگ زیب کو ایک متعصب اور تنگ نظر بادشاہ کی صورت میں پیش کیا ہے جس کی وجہ ان کی کم علمی ہے۔ اگر تعصب کی عینک اتار کر اس دور کے ادب کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اورنگ زیب پہلے ہندوستان کا بادشاہ تھا اور بعد از یں ایک سُنّی مسلمان۔ اس میں شک نہیں کہ اس نے اسلامی سماج کی خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جو ایک بادشاہ کی حیثیت سے اس کا فرض تھا۔ یہ بات دھیان میں رہنی چاہئے کہ خلیفۂ وقت اور حاکم وقت کا فرض صرف حکومت ہی کرنا نہیں تھا بلکہ مسلم سماج اور اسلام میں دوسرے مذاہب کی خرابیوں کو آنے سے بھی روکنا تھا۔ مثلاً جب حضرت عمر کے زمانے میں عربوں نے عجم کو فتح کیا اور مسلمان وہاں کی تہذیب سے متاثر ہونے لگے تو حضرت عمر نے انھیں تنبیہ کی کہ وہ عربی تہذیب کو ترک نہ کریں اور اسی پر قائم رہیں۔

"یعنی چوں عرب برائے جہاد باطرافِ عجم منتشر شدند، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ترسیدند کہ رسم عجم را اختیار کنند و رسم عرب ترک نمایند۔ پس با ایشان نامہ نوشتند کہ ازار بندید و چادر پوشید و نعل پوشید۔ و بگذارید موزہ ہا را و بگذارید شلوار ہا۔ و لازم گیرید لباسِ پدرِ خود اسمٰعیل را و خود را دور دارید از تنعم و ہیئت عجم و لازم گیرید نشستن در آفتاب، ہر آئینہ آفتاب حمام عرب است۔ و برسم قوم معد باشید و درشت لباس باشید۔ و سخت گزران باشید۔ و کہنہ پوشی خو کنید۔ و تناول کنید شتران را یعنی بگیرید در دام سانید و جست کرد سوار شوید بر اسپان، و تیر اندازید بہ نشان ہا"[2]

[1] فرامین سلاطین مرتبہ بشیر الدین احمد تعلقہ دار المطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس فائن آرٹ لیتھو بماچ ہدیا گنج لال کوٹھی دہلی۔ (۱۹۲۶ء) ص ۹۰۔ ۵۹۔

[2] ندر یاد دہلی (مرتبہ شیخ محمد اکرام و ڈاکٹر حمید قریشی) لاہور ۱۹۶۱ء (وصیت نامہ شاہ ولی اللہ۔ ص ۳۲۲۔